شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی

تعزیتی جلسہ سے مولانا ابوالحسن ندوی اور مولانا محمد منظور نعمانی کے تعزیتی کلمات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی کے انتقال پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کی مسجد میں ۲۵ کی شام کو بعد نماز مغرب تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء نے خطاب فرمایا۔

جلسہ کا آغاز قرأت سے ہوا۔ اور اس کے بعد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے حضرت شیخ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی۔ اور ان کو اللہ کا برگزیدہ بندہ، رسول اکرمؐ کی حیات مبارکہ کا قریبی نمونہ اور محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا، کا قائم مقام بنایا۔ سب سے آخر میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی جنہیں بقول حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی اس موضوع پر کچھ کہنے اور لکھنے کا حق اس تحتی براعظم میں مولانا محمد منظور نعمانی کے علاوہ اور کسی کو نہیں پہنچ سکتا نے خطاب کیا اور ان ہی کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنے خطاب میں الفاظ کی بے بضاعتی اور شکست کا اعتراف فارسی کے اس شعر کو پڑھ کر کیا جس کا مفہوم یہ تھا۔

"وہ اپنے محبوب کی تصویر تو بنا سکتا ہے لیکن اس کے ناز و ادا کی کیفیت نہیں پیش کر سکتا"

چنانچہ کسی شخص کا کمال بیان کرنے کے لئے ویسی ہی اصطلاحیں جاننا ضروری ہے۔ لیکن آج کے دور میں ان کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ مثلاً اگر میں یہ کہوں کہ میری نظر میں ان جیسا صاحب نسبت بزرگ نہیں تھا: تو صاحب نسبت کی اصطلاح کی وضاحت ضروری ہو جائے گی۔ حضرت مولانا نے کہا۔ کہ وہ اپنے زمانہ کے حضرت نظام الدین اولیاء کے قائم مقام تھے۔ اور پھر انہوں نے کہا۔ کہ کس طرح سے کہوں کہ کس پایہ کے تھے۔ عالم اسلامی میں اس جامعیت، نوت باطنی اس استقامت اس شفقت، اس محبت اور اس پایہ کا آدمی میری نگاہوں نے تو کم سے کم نہیں دیکھا۔

حضرت مولانا نے شیخ کی زندگی پر صرف اس زاویئے سے روشنی نہیں ڈالی کہ وہ ایک بڑے مصنف، عالم، عربی دان اور مدرس تھے۔ کیونکہ یہ اوصاف بقول حضرت مولانا کے ان کے غلاموں کے غلام میں بھی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ان کی زندگی کے ایسے گوشوں پر اپنی نجی معلومات اور مشاہدات کے حوالوں سے نہ صرف روشنی ڈالی بلکہ شہادت

جو مرحوم کے اکابر اہلِ نسبت اور اولیاء کے زمرے میں شمار کرنے کی اہل ہیں۔ حضرت مولانا نے اس بات پر زور دیا ۔نے عشقِ الٰہی، عشقِ رسولؐ، احادیث سے عشق و انہماک، اسلاف سے حسن ظن، ان کا ممنون احسان رہنا اور مدارس سے تعلق کی جو وراثت چھوڑی ہے اس سے استفادہ کیا جائے۔ اوران کی طرح اپنے میں بھی وہ چیزیں پیدا کرنے کی ش کی جائے جو آخرت میں کام آتی ہیں۔ شیخ کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی ضرورت قبر میں پڑتی ہے۔ اس کے ساتھ ، بتایا کہ دنیا میں شیخ کو اگر کسی بات سے نفرت تھی تو وہ اسٹرائیک تھی۔ ان کو انتشار انگیزی قطعی گوارا نہیں تھی۔

حضرت مولانا نے کہا عرصہ دراز کے بعد ایسی ہستیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اب مشکل یہ ہے کہ وہ معاشرہ ختم ہو رہا ہے۔ جو ان شخصیتوں کو ڈھالتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سیرت نبویؐ کا وہ پہلو جو آج ہماری نگاہوں سے اوجھل ان کا ملکہ بن گیا تھا۔ وہ تھا ایمان و احتساب، نیت، اور پھر عمل۔ ان کی شفقت اور اخلاق پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ان کے اخلاق کی باریکیوں تک دماغ نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا نے شیخ کی جامعیت احادیث پر ان کی قدرت اور اس سے والہانہ عشق، سیاسی بصیرت، دنیا سے ہیت، قوت باطنی، انتظامی بیدار مغزی۔ شان محدثیت، فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسلاف کے طرز پر ایسا ب کمال جامع، متضاد صفات کا حامل کہیں نہیں دیکھا۔ ذات نبویؐ سے ان جیسا تعلق میں نے اپنے دور میں کبھی دیکھا۔ حب رسولؐ اور عشق رسولؐ کا ایسا نمونہ کبھی نہیں دیکھا۔ وہ نہ جانے کتنی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر گئے۔ مگر جب گئے ایک جوش اور عقیدت کے ساتھ اور یہی نہیں صرف اس در تک پہنچنے کے لئے دو دو روزے کی نیت کر لیتے تھے۔ مدینہ طیبہ میں جو کیفیت ان کی ہوتی تھی وہ کسی اور میں نہیں دیکھی۔ وہ حضورؐ کے ال ہی کی طرف بیٹھا کرتے تھے۔

مولانا نے شیخ کی ذات گرامی پر روشنی ڈالتے ہوئے مختلف المذاق مشائخ کے ساتھ ان کے بیک وقت تعلق ، اور بزرگوں کا بھی ذکر کیا، جو اگرچہ شیخ سے زیادہ بزرگ تھے، لیکن شیخ کو بزرگ مانتے تھے۔ اور خود شیخ بھی جان چھڑکتے تھے۔ ان میں سب سے خاص مولانا حسین احمد مدنی تھے۔ اس کے علاوہ خود شیخ کے چچا مولانا الیاس نا عبدالقادر رائے پوری اور مولانا اشرف علی تھانویؒ شامل تھے۔ ان مقتدر ہستیوں کی بات کچھ ایسی تھی کہ ان سیاسی نظریات سے بلند ہو کر ایک دوسرے کے قریب کر رکھا تھا۔ مولانا مدنی کی ہستی ایسی تھی کہ ان کے سیاسی سے اختلاف کے باوجود ان کو دیکھ کر پاؤں چوم لینے کو دل چاہتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تقریر اور تحریر سے زیادہ ست کا معیار ہوتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ کے یہاں کس کا کیا مقام ہے۔ اپنے زمانے کے اہل اللہ کو پہچاننا اور سمجھ لینا سطح کے لوگ ہیں۔ یہ ہمیشہ زمانے کے لئے بڑی ابتلا رہی ہے۔ حضرت شیخ میں ایسی نشانیاں تھیں جن سے اللہ کے ان کے مقام کا پتہ چلتا تھا۔

حضرت مولانا نے بتایا کہ شیخ ایک وقت میں متضاد چیزوں اور مختلف جماعتوں کی سرپرستی کرتے تھے ا… تبلیغی جماعت کے تو روحانی سرپرست تھے۔ اسے وہ اپنی اعانت سمجھتے تھے۔ مدارس سے گہرا تعلق تھا۔ دارالعلو… دیوبند پر دل و جان سے فدا تھے۔ اس کے بارے میں فکر اور دردمندی جو ان میں تھی وہ میں نے یہاں سے کر حجاز تک کہیں… نہیں دیکھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ وفات سے پہلے انہوں نے سُن لیا ہوگا کہ مصالحت کی صورت نکل آئی ہے۔

دارالعلوم سے ان کے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے بتایا کہ وہ اپنے زمانے کے ذکی ترین آدمی تھے۔ جس وق… ندوے میں ۸۵ سالہ جشن تاسیس ہو رہا تھا اس وقت اس کی کامیابی کے لیے وہ ہر وقت دعا کیا کرتے تھے اور ہما… یہ تھا کہ سوتے وقت ان کو ندوے کے بارے میں تقریریں کرتے ہوئے اور ہدایتیں دیتے ہوئے سنا گیا۔ ان ہی کی دعا کے طفیل سے یہ اجتماع مثالی طور پر کامیاب ہوا۔

شیخ کو اپنے زمانے کا ایک صاحب فن عالم، محدث، محبوب الٰہی قرار دیتے ہوئے مولانا نے بتایا کہ شیخ کے کم… میں بڑے بڑے لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ جہاں وہ عملاً کتابوں کے انبار میں دبے رہتے تھے۔ مولانا ک… کے کمرے میں جانے کی کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ انہوں نے بتایا کہ کتابیں اینٹوں کی بے ترتیب دیوار کی طرح ڈھیر رہتی… درس حدیث ان کا محبوب ترین کام تھا اور اس میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔ ان کی اکثر کتابوں کا مقدمہ لکھنے کا فخر مجھے ح… ہوا حالاں کہ احادیث میرا میدان نہیں ہے۔ اور میں حیران رہ جاتا تھا کہ اتنا عظیم شخص میرے ذمہ یہ کام کرتا ہے ان کے… اور ان کی نظر پر میں دنگ رہ جاتا تھا۔ وہ ایک انسائیکلو پیڈیا تھے وہ جس درخت کے پھل تھے وہ چیز ہی کچھ اور ت…

مولانا علی میاں نے مولانا محمد ہاشم فرنگی محلی سے شیخ الحدیث کے تعلق کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی ہستیاں ج… رخصت ہوتی ہیں تو اپنے ساتھ بہت سی چیزیں لے جاتی ہیں جس سے ظلمت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ظلمت کو دو… کے لیے ہمیں چاہیے کہ وہ جو ورثہ چھوڑ گئی ہیں اس سے مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں مولانا نے بکثرت ذک… میں انہماک، اساتذہ اور اسلاف سے حسن ظن، ان کے ممنون احسان رہنے، مشائخ سے اور مدارس سے تعلق رکھنے، بڑھانے وغیرہ باتوں پر زور دیا۔

مولانا منظور نعمانی نے شیخ کی زندگی کے مختلف واقعات بیان کیے اور کہا کہ حضورؐ کی زندگی جو احادیث… آتی ہے اس کو ذہن میں رکھ کر جب شیخ پر نظر ڈالیے تو میں سمجھتا ہوں کہ حضورؐ کی زندگی کا قریب ترین نمونہ اگر دیکھ… ملتا ہے تو وہ ان ہی میں۔

مولانا نعمانی نے وہ چیزیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنے پر زور دیا۔ جو آخرت میں کام آتی ہیں۔ اور… شیخ کو اللہ بے حساب دیتا تھا جسے وہ خرچ کر ڈالتے تھے۔ جو کمائی لے جانے والی تھی وہی لے گئے۔